موسیقی کی خرابیاں

قاری ابوبکر عاصم متعلم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

تحریکِ پاکستان کے وقت ایک ہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ؟لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. الحمدللہ! ہم نے پاکستان کو تو حاصل کرلیا مگر افسوس کہ ہم اللہ سے کیے گئے وعدے بھول گئے معاشرے میں اور جو بہت سی برائیاں جنم لے چکی ہیں ان میں موسیقی سرفہرست ہے یہ ایسی برائی ہے جسکی حوصلہ افزائی سرکاری سطح پر کی جارہی ہے اور اسکے پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔کہاں پاکستان بننے سے قبل مسجدوں کے باہر گانے بجانے پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں قتل و غارت ہوجاتا تھا اور کہاں اب اس کو ہی روشن خیالی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جھوٹ اور دھوکہ بازاری کو ہوشیاری اور چالاکی کا نام دے دیا گیا ہے۔ مکروفریب کا نام سیاست گانے کو مباح اور روح کی غذا کہا جاتا ہے۔نقالوں، بھانڈوں اور رقاصہ مغنیہ کو گلوکار اور موسیقار قرار دیا جارہا ہے۔ دن بدن معاشرے میں برائیاں پھیل رہی ہیں نیکی کا وجود ختم ہوتا جارہا ہے۔

گھر ہو یا باہر دن ہو یا رات صبح ہو یا شام غرض کوئی بھی گھڑی ایسی نہیں جب موسیقی کی آواز ہمارے کانوں سے نہ ٹکراتی ہو ہر گھر میں موسیقی ایجادات کے ذریعے وارد ہوچکی ہے اور موسیقی سے وابستہ لوگ باعزت سمجھے جاتے ہیں موسیقاروں کے طائفے غیر ممالک میں بھیجے جاتے ہیں اور اخبارات انکی مختلف انداز میں بڑی بڑی تصویریں شائع کر کے انہیں قومی ہیرو قرار دیتے ہیں ہمارے ملک کی فنکارہ اداکارہ،گلوکارہ مادی مفادات کی خاطر اپنی شرم وحیا کی چادر سر سے اتار کر نیم برہنہ ہو کر غیر محرموں کی مجلس میں رقص اور جنسی جذبات کو ابھارنے والے گانے سنا کر اہل محفل سے دادِ تحسین حاصل کرتی ہے اور اپنے آپکو مسلمان کہلواتی ہے ’’ واہ رے مسلمان‘‘ قربان جائیں تیری مسلمانی پر۔

موسیقی کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے حالانکہ روح انسان کے اندر ایک ایسا لطیف جوہر ہے جسکا مشاہدہ آج تک کوئی نہیں کرسکا اس کیلئے بہت کچھ سوچا اور لکھا گیا لیکن قرآن کے مطابق روح ’’امر ربی‘‘ ہے۔اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو مریضوں، تھکے ہارے اور بے سکون لوگوں کو بھی موسیقی سننے کی تلقین کی جاتی۔

پاکستان کا سب سے بڑا گلوکار ’’نصرت فتح علیخان‘ ‘مرتے دم تک موسیقی کو اپنے سینے سے لگائے اس میں روح تلاش کرتا رہا لیکن کچھ بھی نہ حاصل کر سکا۔حالانکہ اسکا علاج اللہ نے تو قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ کائنات میں بسنے والے لوگو! اگر غم پریشانی اور بے سکونی ہے تو آؤ قرآن سے سکون حاصل کرو۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (النحل :۲۸) یاد رکھو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

قرآن و حدیث میں کہیں بھی موسیقی کو تطمئن القلوب نہیں کہا گیا بلکہ اسکے برعکس ارشاد ہے ’’ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم (سورۃ القمان) اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خرید لاتے ہیں تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ کے راستے سے بہکائیں۔لھو الحدیث کا لغوی معنی غفلت میں ڈال دینے ولی چیزوں کے ہیں اور اسکا شرعی معنی گانا بجانا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ لھو الحدیث سے مراد موسیقی ہے۔

اگر گیت سے طبلہ اور سرنگی جیسے آلات بھی ہوں تو اسکی حرمت پر اتفاق ہے لہذا اس سے دور رہنا ضروری ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا’’ لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر و الخمر و المعازف ‘‘ (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ فیمن یستحل الخمر)

ترجمہ: میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو زنا، ریشم،شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال سمجھ لیں گے۔

شادی میں ڈھول بجانا جائز نہیں صرف دف (بجانے کا چھوٹا سا آلہ) کافی ہے۔شادی میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال اور گندے اور لچر گانے گانا ٹھیک نہیں اسکے نتائج انتہائی خطرناک ہیں۔اسکے بڑے

فتنے اور مسلمان کی ایذا رسانی ہے۔ جائز گیت بھی تھوڑے سے وقت کیلئے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ زیادہ وقت یہ کام کرنے سے صبح کی نماز ضائع ہو جائیگی آدمی اسکو وقت پر ادا نہیں کر پائے گا یہ حرام ہے۔ اور منافقین کے اعمال میں سے ہے۔

موسیقی کی حرمت کے بارے سلف صالحین کے اقوال:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ "گانا اور سُر شیطان کا ساز ہے" (۲) امام مالک بن انسؒ نے فرمایا "گانے کا کام غلط لوگ ہی کرتے ہیں" (۳) شافعی مذہب کو ماننے والے موسیقی کو باطل اور غلط چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ (۴) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اس لئے میں اس کو پسند نہیں کرتا" (۵) امام ابو حنیفہ کے شاگرد "گانا سننا گناہ ہے" (۶) عمر بن عبدالعزیزؒ "گانے کی ابتداء شیطان سے ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں رحمٰن ناراض ہوتا ہے" (۷) ابن الصلاح "موسیقی کے آلات کیساتھ سر اور گیت کی حرمت پر امت کا اتفاق ہے"

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہے کہ میں مزامیر (یعنی آلات لہو ولعب موسیقی) اور بتوں کو توڑ دوں (مسند احمد)

دیگر مذاہب میں لاتعداد خود ساختہ باتیں شامل کی گئی ہیں جن میں موسیقی بھی شامل ہے موسیقی ہندو مذہبی تہواروں کا لازمی جزء ہے۔ یہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں عیسائی انجیل کو سازوں کیساتھ گا کر پڑھتے ہیں۔ یہودی رقص کے بانی ہیں یونانیوں نے آسمان کے بارہ برج تصور کیے اور ہر برج کے نام پر ایک راگ کا نام رکھا اور یوں بارہ راگ ایجاد کیے۔

قریش مکہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے اور ساتھ تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے۔ (انفال ۳۵) اسلام میں موسیقی کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس بری چیز سے اجتناب کروایا ہے جبکہ مذہب اسلام ہی میں موسیقی سے ہٹ کر مسلمانوں کو بہترین چیز قرآن مجید دی گئی فرمایا گیا ہے کہ: **و رتل القرآن ترتیلا (مزمل ۴)**

ترجمہ: قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "**زینو القرآن باصواتکم**" ترجمہ: قرآن کو اپنی آوازوں کیساتھ زینت دو۔ اس بے سکونی کے دور میں انسان پریشان ہو تو اسکا واحد حل صرف ذکر اللہ ہے۔ انسان اپنی آنکھوں سے آنسو بہا کر اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو جائے تو جو سکون آنسو بہانے کے بعد ملتا ہے وہ دنیا کے سینما گھر، ٹی وی، وی سی آر، ڈش، کیبل، سی ڈی میں کبھی نہیں ملتا اس لئے خالق حقیقی نے فرمایا **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**"

ترجمہ: خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ میں موجودہ حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ موسیقی اور آلات موسیقی پر پابندی لگا دیں۔ کوئی موثر کردار ادا کریں۔ تاکہ پاکستان میں ایک امن پسند اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آسکے اور جس مقصد کیلئے ملک کو حاصل کیا گیا تھا وہ مقصد پورا ہو اور اس وباء سے پھیلنے والی بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے۔

ضرورت برائے معلمین و معلمات

ادارہ نصر الائمہ گوجرانوالہ پاکستان کے زیر اہتمام مختلف مدارس اور مساجد میں محنتی اور تجربہ کار معلمین اور معلمات کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے ساتھ ساتھ رہائش اور کھانا بذمہ انتظامیہ ہوگا۔ طالبات کے مدارس میں تدریس کے ساتھ ساتھ مزید تعلیم کی مفت سہولت میسر کی جائے گی۔ طلبہ کے مدارس میں قراء کرام کی اور طالبات کے مدارس میں فاضلات کے علاوہ حافظہ اور قاریہ معلمات کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند رابطہ فرمائیں۔

ابو الاحتشام امیر حمزہ حماد طور

ضرورت برائے شیخ الحدیث

شعبہ طالبات کی مسلک اہل حدیث کی برصغیر میں سب سے پہلی درس گاہ ام المدارس جامع خادم القرآن والحدیث جھوک دادو تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد جو کہ ولی کامل حضرت میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم علمی یادگار ہے کیلئے شعبہ طلبہ اور طالبات کو بخاری شریف اور دیگر بڑے اسباق پڑھانے کیلئے ایک تجربہ کار محنتی، پچاس سال کی عمر کے لگ بھگ شیخ الحدیث کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے ساتھ ساتھ رہائش کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔

☆ نوٹ: سعودی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل علماء کرام کو ترجیح دی جائے گی۔

☆ برائے رابطہ: ابوالاحتشام امیر حمزہ حماد طور

☆ فون نمبر: 0333-8112611/0300-6475379